بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

جشن قائل عنبر ۵۲۵۴

خطبہ نمبر ۴۵

روزنامہ

الفضل ربوہ

ایڈیٹر

روشن دین تنویر

یوم چہارشنبہ

The Daily

ALFAZL

RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

نمبر ۲۵۴	۲ نبوت ۱۳۴۵ ہش ۔ ۱۷ رجب ۱۳۸۶ھ ۔ ۲ نومبر ۱۹۶۶ء	جلد ۵۵/۲۰

اخبار احمدیہ

—۵ ربوہ یکم نومبر۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

—۵ ربوہ یکم نومبر حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کل لاہور سے ربوہ تشریف لے آئی ہیں۔ حضرت سیدہ مدظلہا کی عام طبیعت تو بہتر ہے لیکن پہلے کی نسبت کمزور بہت ہو گئی ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کامل صحت عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت رایہ ہمارے سروں پر تا دیر سلامت رکھے آمین

—۵ ربوہ یکم نومبر کل بعد نماز عصر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے ایوانِ محمود میں محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کے اعزاز میں ایک الوداعی تقریب منعقد کی جس میں دیگر بزرگان سلسلہ کے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی شمولیت فرمائی۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد مرزا لطف الرحمٰن صاحب معتمد مجلس مرکزیہ نے محترم صاحبزادہ صاحب کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا۔ جس میں آپ کی خدمات کا اعتراف کیا گیا تھا۔ بعدہ صاحبزادہ صاحب نے تقریر کرتے ہوئے اپنے رفقاء کار کا شکریہ ادا کیا۔ آخر میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے مختصر تقریر فرمائی۔ بالآخر دعا پر یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی

—۵ ربوہ یکم نومبر۔ حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب کم و بیش ساڑھے تین ماہ سے صاحب فراش چلے آتے ہیں۔ انہیں اعصابی کمزوری اور خون کی کمی کی شکایت ہے۔ گو طبیعت اب نسبتاً بہتر ہے لیکن کمزور بہت ہو گئے ہیں۔ ماہ اکتوبر کے اوائل میں مکرم ڈاکٹر محمد یعقوب خان صاحب اور مکرم ڈاکٹر سید عنایت اللہ شاہ صاحب بھی لاہور سے معائنہ کے لئے تشریف لائے تھے۔ مورخہ ۸ اکتوبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی ازراہِ شفقت آپ کے گھر تشریف لے جا کر عیادت فرمائی۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت ڈاکٹر صاحب موصوف کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

—۵ جامعہ نصرت ربوہ میں مورخہ ۵ نومبر کو ایک صنعتی نمائش کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ ٹنگنگ، کڑھائی سلائی، ہاتھ کے کام کی چیزوں اور کھلونوں کے سٹال لگائے جائیں گے۔ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صبح ۹½ بجے اس نمائش کا افتتاح فرمائیں گی۔ (پرنسپل جامعہ نصرت)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

زندوں کی صحبت میں رہو تا کہ خدا کا جلوہ تمہیں نظر آوے

آپس میں مل جل کر بیٹھ جاؤ جس قدر تم آپس میں محبت کرو گے اسی قدر اللہ تعالیٰ تم سے محبت کریگا

(۱) "یاد رکھو میں اصلاحِ خلق کیلئے آیا ہوں جو میرے پاس آتا ہے وہ اپنی استعداد کے موافق ایک فضل کا وارث بنتا ہے۔ لیکن میں صاف طور پر کہتا ہوں کہ وہ جو سرسری طور پر بیعت کر کے چلا جاتا ہے اور پھر اس کا پتہ بھی نہیں ملتا کہ کہاں ہے اور کیا کرتا ہے۔ اس کے لئے کچھ نہیں ہے وہ جیسا تہیدست آیا تھا ویسا ہی تہیدست جاتا ہے۔ یہ فضل اور برکت صحبت میں رہنے سے ملتی ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس صحابہؓ بیٹھے۔ آخر نتیجہ یہ ہوا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ اللہ فی صحابی۔ گویا صحابہؓ خدا کا روپ ہو گئے۔ یہ درجہ ممکن نہ تھا کہ ان کو ملتا اگر دُور ہی بیٹھے رہتے۔ یہ بہت ضروری مسئلہ ہے۔ خدا تعالیٰ کا قُرب بندگانِ خدا کا قرب ہے اور خدا تعالیٰ کا ارشاد کونوا مع الصادقین اس پر شاہد ہے۔ الغرض زندوں کی صحبت میں رہو تا کہ خدا کا جلوہ تم کو نظر آوے۔" (الحکم ۲۴ جولائی ۱۹۰۲ء)

(۲) "تم اپنی ہمت اور سرگرمی میں سست نہ ہو۔ بہت سے لوگ مسلمان کہلا کر دوسرے امور میں منہمک ہو جاتے ہیں مگر تم خدا سے ڈرو اور سچی تبدیلی اور تقوے طہارت پیدا کرو۔ اس راہ میں سست ہونا شیطان کو نقب لگا کر ایمان کا مال لے جانے کا موقعہ دینا ہے۔ اس وقت وہی خدا جو آدمؑ پر ظاہر ہوا تھا اور دوسرے نبیوں پر ظاہر ہوتا رہا ہے وہی مجھ پر ظاہر ہوا ہے۔ اس وقت خدا نے موقعہ دیا ہے کہ تم اپنے معلومات کو بڑھا سکو اس لئے جو بات سمجھ میں نہ آوے اس کو فوراً پوچھ لینا چاہیئے۔ جو سمجھنے سے پہلے کہتا ہے کہ سمجھ لیا اس کے دل پر ایک چھالا سا پڑ جاتا ہے آخر وہ ناسور ہو کر بہہ نکلتا ہے۔ میں تھکتا نہیں ہوں خواہ کوئی ایک سال تک پوچھتا رہے۔ پس اس موقعہ کی قدر کرو۔ میری باتوں کو سنو اور سمجھو اور ان پر عمل کرو پھر خادمِ دین بنو سچائی کو ظاہر کرو۔ خدا سے محبت کرنا اور مخلوق سے ہمدردی کرنا، یہ دونوں باتیں دین کی ہیں ان پر عمل کرو۔" (الحکم ۱۷ جولائی ۱۹۰۲ء)

(۳) "آپس میں مل جل کر بیٹھ جاؤ جس قدر تم آپس میں محبت کرو گے اسی قدر اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا۔"
(البدر ۲۸ نومبر ۱۹۰۲ء)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

خطبہ جمعہ

غلبۂ اسلام اور اشاعتِ قرآن کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہم قرآن کریم سیکھیں اور اس کا عرفان حاصل کریں

اسی غرض سے تحریک وقفِ عارضی جاری کی گئی ہے جو خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر لحاظ سے بڑی کامیاب ثابت ہو رہی ہے

اس تحریک کی وجہ سے جماعت میں ایک نئی زندگی پیدا ہو گئی اور اس میں حصہ لینے والوں پر اللہ تعالیٰ نے بڑے بڑے فضل کئے ہیں

مجھے کم از کم پانچ ہزار ایسے واقفین چاہئیں جو اپنی خوشی سے دو ہفتے سے لیکر چھ ہفتے تک کا عرصہ خدمتِ دین کیلئے وقف کریں

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۳ ستمبر ۱۹۶۶ء بمقام مسجد مبارک ربوہ

(مرتبہ: مکرم مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی)

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

مَیں نے اپنے متعدد خطبات میں قرآن کریم کی بعض ان صفات اور فضائل کے متعلق جماعت کے دوستوں کے سامنے اپنے خیالات کا اظہار کیا تھا جو خود قرآن کریم میں بیان کئے گئے ہیں۔ اور اس طرف توجہ دلائی تھی کہ

قرآن کریم ایک عظیم کتاب ہے

جو اس لئے نازل کی گئی ہے کہ ہم جو اس کی طرف منسوب ہونے والے ہیں اسے پڑھیں سیکھیں اور اس پر غور کریں۔ اپنی زندگیوں کو اس کے مطابق بنائیں اور اس کے کہنے کے مطابق نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کا رنگ اپنے اوپر چڑھانے کی کوشش کریں۔

میرے یہ خطبات ایک جہت سے بڑے ہی مختصر تھے۔ لیکن قرآن کریم کی جن صفات کے متعلق مَیں نے کچھ بیان کیا تھا ان میں سے ہر صفت کے متعلق خود قرآن کریم کی بیان کردہ تفسیر کی روشنی میں ایک کتاب لکھی جا سکتی ہے حقیقت یہی ہے کہ قرآن کریم

بے مثل اور بے بہا جواہرات

کا ایک ایسا خزانہ ہے کہ جب وہ کسی انسان کو مل جائے تو دین اور دنیا کے تمام خزانوں کی چابیاں اس کے ہاتھ میں آ جاتی ہیں۔ قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں نے اس حقیقت کو سمجھا تھا اور انہیں ہم نے دینی لحاظ سے بھی اور دنیوی لحاظ سے بھی مالا مال پایا ہے۔ انہوں نے زندگی کے ہر شعبہ میں جس فراخی، جس وسعت اور جس رفعت کو پایا اس کا مقابلہ دنیا کی کوئی اور قوم نہیں کر سکتی۔ جہاں بھی گئے وہ کامیاب ہوئے۔ مٹی کو بھی اگر انہوں نے ہاتھ لگایا تو خدا تعالیٰ نے قرآن کریم کی برکت سے اس مٹی کو بھی سونا بنا دیا۔ انوارِ قرآنیہ سے انہوں نے تمام دنیا کو منور کیا۔ اور قیامت تک کے آنے والوں کی دعاؤں کے وہ وارث ہوئے

لیکن پھر جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو بتایا تھا تین صدیاں گزر جانے کے بعد

مسلمان اس خزانہ سے غافل ہو گئے

اور انہوں نے یہ سمجھ لیا کہ ہم اپنی عقل اپنے زور، اپنی وجاہت اور اپنے مال سے وہ کچھ حاصل کر سکتے ہیں جو قرآن کریم ہمیں عطا نہیں کر سکتا۔ تب زوال کی وہ کونسی راہ تھی جس پر وہ گامزن نہیں ہوئے اور عُسر اور تنگ دستی کا وہ کونسا گوشہ تاریک تھا جو ان کے حصہ اور نصیب میں نہیں آیا۔ غرض اسی طرح اللہ تعالیٰ کی منشا پوری ہوتی رہی۔ یہاں تک کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ آگیا اور

ثریا سے انوارِ قرآنیہ کا نزول

شروع ہوا اور اللہ تعالیٰ نے پاکیزہ مَسِ قرآنی کے سامان پیدا کر دیئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن کریم کی ایسی لاجواب تفسیر دنیا کے سامنے رکھی اور آج کی دنیا کے مسائل اور اس کی الجھنوں کو اس حسن اور خوبی سے حل فرمایا کہ ایک عقلمند انسان جس کو اللہ تعالیٰ نے غور کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہو اس احسانِ عظیم سے انکار نہیں کر سکتا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے غلبۂ اسلام کے سامان پیدا کرنے کے لئے اشاعتِ علومِ قرآنی کو سہل کر دیا اور ہر قسم کی سہولتیں ہمارے لئے مہیا کر دیں۔ چنانچہ جماعت احمدیہ نے پھر قرآن کریم کا عرفان حاصل کیا۔ اور اس کی قدر ان کے دلوں میں پیدا ہوئی اور احمدیت کی طرف منسوب ہونے والوں نے یہ عہد کیا کہ ہم اپنے ربّ کے لئے اپنی ساری زندگیوں کو اپنے سارے اموال کو بلکہ اپنا جو کچھ بھی ہے اسے قربان کر دیں گے اور غلبۂ اسلام کے لئے اور قرآن کریم کی اشاعت کے لئے جو کچھ بھی ہم سے مانگا جائے گا ہم دیتے چلے جائیں گے۔

اشاعتِ قرآن کی راہ میں اس ایثار اور قربانی سے پہلے کہ

جس کا ہر احمدی نے عہد لیا ہے

ضروری ہے کہ وہ خود قرآن کریم پڑھ سکتا ہو

قرآن کریم کے معانی جانتا ہو اور پھر ان معانی پر غور کرنے کی اُسے عادت ہو۔ وہ اللہ تعالےٰ سے دُعا کرنے والا ہو کہ برکت کے جو چشمے تیری اس پاک اور مطہّر کتاب سے پھُوٹ رہے ہیں۔ اے خدا تُو ہمیں توفیق دے کہ ہم ان چشموں کے پانی سے اپنے جسموں اور اپنی روحوں کو اس طرح دھو ڈالیں کہ وہ تیری نگاہ میں اس برف کی طرح صاف اور پاک ہو جائیں جو تازہ تازہ آسمان سے گِرتی ہے اور سفید۔ صاف اور ہر قسم کی آلائشوں سے منزّہ ہوتی ہے۔

میرے دل میں بڑی شدّت کے ساتھ یہ احساس بھی پیدا ہو رہا تھا کہ جماعت کا ایک حصّہ اس کام کی طرف کما حقّہٗ متوجّہ نہیں ہو رہا اس لئے ضرورت ہے کہ ہر فرد بشر کو جو احمدیت کی طرف منسوب ہوتا ہے اس طرف متوجّہ کیا جائے۔ اُسے قرآن کریم پڑھایا جائے۔ اُسے قرآن کریم کے معانی بتائے جائیں۔ قرآن کریم کی تعلیم سے اُسے متعارف کرایا جائے۔ اُسے ایسا بنا دیا جائے کہ قرآن کریم کا عرفان اُسے حاصل ہو۔ اور اس کام کے لئے اپنے رب سے دُعائیں کی جائیں چنانچہ اللہ تعالےٰ کی توفیق سے اور اس کے القاء کے ماتحت مَیں نے قرآن کریم کی اشاعت اور جماعت کی تربیت کی غرض سے جماعت میں

وقفِ عارضی کی تحریک کی

اور جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے بشارت دی تھی۔ یہ تحریک محض اس کے فضل سے ہر لحاظ سے بڑی ہی کامیاب ثابت ہوئی۔ اور کامیاب ثابت ہو رہی ہے۔

اس وقفِ عارضی کی تحریک میں حصّہ لینے والے نوجوان بھی تھے۔ بوڑھے بھی تھے۔ کم علم طالب علم بھی تھے اور بڑے تجربہ کار عالم ایسے جنہوں نے اپنی ساری عمر علم کے میدان میں گذاری تھی۔ وہ بھی تھے۔ پھر اس تحریک میں حصّہ لینے والے زیادہ تر مرد تھے لیکن کچھ عورتیں بھی تھیں جنہوں نے اس میں حصّہ لیا۔ کیونکہ مَیں نے اپنے لئے یہ طریق وضع کیا تھا کہ مَیں وقفِ عارضی کی تحریک میں بیوی کو بھی خاوند کے ساتھ جانے کی اجازت دیدوں گا بشرطیکہ اس نے بھی وقفِ عارضی میں نام دیا ہوُا ہو۔ اسی طرح باپ کے ساتھ بیٹی کو بھی جانے کی اجازت دے دوں گا اگر اسنے وقفِ عارضی میں اپنا نام دیا ہوُا ہو۔ اس کے علاوہ مَیں اور کسی احمدی بہن کو اس میں حصّہ لینے کی اجازت نہیں دوں گا۔

مجھے یاد ہے

کہ ایک بہن نے لکھا تھا کہ میری ہی تحریک کے نتیجہ میں میرے بھائی نے وقفِ عارضی کے سلسلہ میں اپنا نام پیش کیا ہے آپ اجازت دیں کہ مَیں بھی وقف کے کام کے لئے اس جگہ چلی جاؤں جہاں میرے بھائی کو مقرر کیا جائے۔ مَیں نے اپنی اس عزیزہ بچی کو اس کی اجازت نہیں دی تھی۔ بہرحال کچھ احمدی بہنیں بھی اپنے خاوندوں کے ساتھ جا کر بطور واقفہ کے اس تحریک میں حصّہ لے چکی ہیں۔

اس تحریک میں حصّہ لینے والے

ان پڑھ تھے یا کم پڑھے ہوئے تھے۔ یا بڑے عالم تھے۔ چھوٹی عمر کے تھے یا بڑی عمر کے اللہ تعالےٰ نے ان پر قطع نظر ان کی عمر۔ علم اور تجربہ کے (کہ اس لحاظ سے ان میں بڑا ہی تفاوت تھا) اپنے فضل کے نزول میں کوئی فرق نہیں کیا۔ اس عرصہ میں ان سب پر اللہ تعالیٰ کا ایک جیسا فضل ہوتا رہا۔ اللہ تعالےٰ کی دی ہوئی توفیق سے اور اس کے فضل سے ۹۹ فیصدی واقفین عارضی نے بہت ہی اچھا کام کیا۔ ان میں سے ہر ایک کا دل اس احساس سے لبریز تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اس عرصہ میں اس پر اتنے فضل نازل کئے ہیں کہ وہ اس کا شکر ادا نہیں کر سکتا اور اس کے

دل میں یہ تڑپ پیدا ہوئی

کہ خدا کرے اُسے آئندہ بھی اس وقفِ عارضی کی تحریک میں حصّہ لینے کی توفیق ملتی رہے۔ اور بعض جماعتوں نے تو یہ محسوس کیا کہ گویا انہوں نے نئے سِرے سے ایک احمدی کی زندگی اور اس کی برکات حاصل کی ہیں۔ ان کی غفلتیں ان سے دُور ہو گئی ہیں اور ان میں ایک نئی رُوح پیدا ہو گی۔ ان میں سے بہتوں نے تہجّد کی نماز پڑھنی شروع کر دی۔ اور جو بچّے تھے انہوں نے اپنی عمر کے مطابق بڑے جوش اور اخلاص کے ساتھ قرآن کریم۔ نماز یا نماز کا ترجمہ اور دوسرے مسائل سیکھنے شروع کئے۔ غرض واقفین عارضی کے جانے کی وجہ سے ساری جماعت میں ایک نئی زندگی ایک نئی رُوح پیدا ہو گئی۔

جیسا کہ مَیں نے بتایا ہے خود واقفین عارضی نے یہ محسوس کیا کہ اس عرصہ میں

اللہ تعالےٰ نے ان پر بڑے فضل نازل کئے

بڑی برکتیں نازل کیں۔ ان میں سے بعض اپنا عرصہ پورا کرنے کے بعد واپس آ کر مجھے ملے تو ہر فقرہ کے بعد ان کی زبان سے یہ نکلتا تھا کہ انہوں نے اللہ تعالےٰ کے فضل کے بڑے نمونے دیکھے ہیں۔ ان کے مُنہ سے اور ان کی زبان سے تو بخود اس قسم کے فقرے نکل رہے تھے۔ اور یہ حقیقت ہے کہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل اور برکت سے کیا ہے نہ کہ ہماری کسی خوبی کے نتیجہ میں۔

کل رات مَیں سوچ رہا تھا کہ مجھے جتنے واقفین چاہئیں۔ اس تعداد میں واقفین مجھے نہیں ملے۔ مثلاً ربوہ کی بڑی جماعت ہے۔ آج جو دوست میرے سامنے بیٹھے ہیں ان میں کثرت ربوہ والوں کی ہے لیکن ان میں سے بہت کم ہیں جنہوں نے وقفِ عارضی میں حصّہ لیا ہے۔ اور یہ بات قابلِ شکر ہے کہ کیوں آپ کی توجّہ ان فضلوں کے جذب کرنے کی طرف نہیں ہے جو اس وقت اللہ تعالیٰ واقفینِ عارضی پر کر رہا ہے۔ جیسا کہ مَیں نے بتایا ہے مَیں رات سوچ رہا تھا کہ مجھے جتنے واقفین عارضی چاہئیں اتنے نہیں ملے حالانکہ اس کی بہت ضرورت ہے۔ تو جب مَیں سویا

مَیں نے خواب میں دیکھا

کہ میرے سامنے ایک کاغذ آیا ہے اور اس کاغذ پر دو فقرے خاص طور پر ایسے تھے کہ خواب میں میری توجّہ ان کی طرف مبذول ہوئی۔ ان میں سے پہلا فقرہ تو مَیں بھُول گیا لیکن اس میں "ضعفاء" کا لفظ آتا تھا۔ دوسرا فقرہ (جو صبح تک مجھے یاد تھا مَیں نے غلطی کی کہ اُسے لکھا نہیں) گو اَب مجھے پوری طرح یاد نہیں لیکن اس کے بعض الفاظ مجھے یاد ہیں مثلاً اس میں ضعفاء کم تھا یا ضعفاء ھم (اب مجھے پوری طرح یاد نہیں) اور اس کے آگے آسمیت تھا۔ اور مجھے خواب ہی میں خیال آیا کہ یہ لفظ غریب الفاظ میں سے ہے یعنی یہ لفظ روزمرّہ کی عربی زبان میں استعمال نہیں ہوتا۔ وہ ان معنوں میں کم ہی استعمال ہوتا ہے جن معنوں میں وہ اس فقرہ میں استعمال ہوُا ہے۔ اس کے ایک معنے رفعت اور علوّ حاصل کرنے والے کے ہیں۔ اور ان معنوں کے لحاظ سے

اس میں یہ بشارت ہے

کہ جماعت میں سے جو لوگ قرآنی علوم سیکھنے کے لحاظ سے ضعیف کہلانے والے ہیں اب اللہ تعالیٰ ان کے لئے ایسے سامان پیدا کر دے گا کہ وہ بھی علوِّ مرتبت اور قرآن کریم کی ان رفعتوں تک پہنچنے والے ہوں گے۔ جن رفعتوں تک پہنچانے کیلئے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کو نازل کیا ہے۔ سو الحمدللہ کہ اللہ تعالیٰ بشارت دے رہا ہے لیکن ہر وہ بشارت جو آسمان سے نازل ہوتی ہے۔ زمین والوں پر ایک ذمہ داری عائد کرتی ہے۔ اور اس ذمہ داری کو پورا کرنا ان کا فرض ہوتا ہے۔

جیسا کہ میں نے بتایا ہے

ہمیں بہت زیادہ واقفین کی ضرورت ہے

اور اس کی وجہ یہ ہے کہ مجھے یہ احساس ہے کہ تربیت۔ قرآن کریم سیکھنے اور سکھانے اس کے جاننے اور اس کا عرفان حاصل کرنے کے لحاظ سے جماعت میں ضعف اور کمزوری پیدا ہو رہی ہے اور اب جو واقفین عارضی جماعتوں میں گئے جن کا پہلا اور ضروری کام ہی قرآنِ کریم کے پڑھنے پڑھانے اور تربیت کے دوسرے امور کی طرف متوجہ کرنا تھا۔ اور یہی کام ان کا آئندہ بھی رہے گا تو ان کی رپورٹوں سے معلوم ہوا کہ بہت سی جماعتوں میں تربیتی نقطہ نگاہ سے کافی کمزوری پیدا ہو گئی ہے۔ گو ان کے دلوں میں ایمان کی چنگاری موجود ہے لیکن وہ شیطانی راکھ کے اندر دبی ہوئی ہے اس کی بہت سی مثالیں ہیں۔ ان میں سے

ایک مثال میں بیان کرتا ہوں

مَیں نے ایک بزرگ کو ایک ایسی جماعت میں بھیجا جو تعداد میں بہت بڑی ہے۔ انہوں نے وہاں جا کے مسجد میں ڈیرہ لگا لیا اور دُعائیں کرنے لگ گئے۔ انہوں نے جماعت کو قرآن کریم پڑھنے کی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کی لیکن انہوں نے دیکھا کہ شروع میں جماعت پر کوئی اثر نہیں ہو رہا۔ پہلے ہفتہ انہوں نے یہ رپورٹ بھیجی کہ ایسا معلوم ہوتا ہے جماعت مر چکی ہے اور اس کے زندہ ہونے کی اب کوئی امید نہیں۔ دوسرے ہفتہ کی رپورٹ بھی اسی قسم کی تھی۔ تیسرے ہفتہ کی رپورٹ میں انہوں نے لکھا کہ مَیں نے پہلے جو رپورٹیں بھجوائی ہیں وہ سب غلط تھیں۔ جماعت مری نہیں بلکہ زندہ ہے لیکن خوابِ غفلت میں پڑی ہوئی ہے۔ اگر اس کی تربیت کی جائے اور اسے جھنجھوڑا جائے تو اس کی زندگی کے آثار زیادہ نمایاں ہو جائیں گے۔ وہ زندگی جو جماعت ہائے احمدیہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بدولت اسلام اور قرآنِ کریم کے ذریعہ اپنے رب سے حاصل کی ہے۔

غرض بہت سی جماعتوں میں بڑی سُستی پائی جاتی ہے لیکن یہ لَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا والی بات ہے۔ وہ مُردہ نہیں لیکن حالات ہی لوگوں کے کچھ ایسے ہیں کہ

ان کے اندر غفلت پیدا ہو گئی ہے

اس کی بڑی ذمہ داری تو مرکز پر ہے۔ یا جماعت بحیثیت مجموعی اس کی ذمہ دار ہے۔ مثلاً آپ یہ دیکھیں کہ مغربی پاکستان میں ایک ہزار کے قریب ہماری جماعتیں ہیں۔ ان کے علاوہ بہت سی جگہوں پر۔ احمدی موجود ہیں لیکن وہ اتنی تھوڑی تعداد میں ہیں کہ وہاں کوئی جماعت قائم نہیں۔ گو وہاں ایک طرح سے جماعت موجود ہے لیکن تنظیم قائم نہیں ہوئی۔ صرف ضلع منٹگمری کے متعلق ایک دوست نے مجھے لکھا ہے کہ چالیس ایسے چک ہیں جہاں احمدی افراد موجود ہیں لیکن وہاں تنظیم قائم نہیں ہوئی۔ منظّم جماعتیں ان کے علاوہ ہیں۔ غرض اگر ڈیڑھ ہزار جماعتیں بھی فرض کر لی جائیں۔ یعنی منظّم جماعتوں کے علاوہ ان جگہوں۔ مقامات۔ دیہات۔ قصبات اور شہروں کو بھی شمار کر لیا جائے۔ جہاں احمدی افراد موجود ہیں تو مغربی پاکستان میں

ڈیڑھ ہزار کے قریب جماعتیں ہیں

اور ان کی تربیت کے لئے ہمارے پاس ساٹھ ستّر مربّی ہیں۔ اب آپ خود ہی سمجھ سکتے ہیں کہ یہ ساٹھ ستّر مربّی ان جماعتوں کی کس طرح تربیت کر سکتے ہیں اگر یہ فرض بھی کر لیا جائے کہ ہمارے یہ مربّی سَو فیصدی کام کرنے والے ہیں تب بھی وہ ان جماعتوں کی تربیت نہیں کر سکتے۔ یہ اُن کے بس کی بات نہیں۔ پھر ہمارے نظامِ تربیت یعنی مربّیوں کے نظام میں بھی بہت سی خامیاں پائی جاتی ہیں اس کے نتیجہ میں جماعت کی تربیت والا پہلو ہمیں بھولا رہا جماعت نے اس کی طرف کوئی توجّہ نہیں کی۔

تربیت کے سلسلہ میں

اس غفلت کا نتیجہ

آج ہم بھگت رہے ہیں۔ قرآن کریم کے انوار کو پھیلانے کی ذمہ داری ہمارے سپرد تھی۔ ہم نے اس سے غفلت برتی اور اس کے نتیجہ میں ہماری روحانی ترقی بہت پیچھے جا پڑی۔ آج مغربی پاکستان میں ہماری جماعتیں ایک ہزار نہیں پچاس ہزار بلکہ اس سے بھی زیادہ ہونی چاہیئے تھیں لیکن جب ہم قرآن کریم سے غافل ہوئے تو قرآن کریم کی برکتیں بھی ہم سے جاتی رہیں ہم ان سے محروم ہو گئے اور ایسا ہی ہونا چاہیئے تھا کیونکہ قرآن کریم کی برکتیں تو ہمیں تبھی مل سکتی ہیں۔ جب ہم قرآن کریم سے غافل نہ ہوں۔ ہم اُسے ہر وقت اپنے سامنے رکھنے والے ہوں۔ اپنی زندگی میں اُسے مشعلِ راہ بنانے والے ہوں۔ اگر ایسا ہو تو پھر قرآن کریم کی برکتیں ہمیں حاصل ہوں گی۔ اگر ہم ایک چشمہ پر بیٹھے ہوں لیکن اس چشمہ کی طرف ہماری پیٹھ ہو اور ہمارا مُنہ ریگستان کی طرف ہو تو ہم اس چشمہ سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ چشمہ سے پانی پینے کے لئے ضروری ہے کہ ہم اس چشمہ کی طرف متوجّہ ہوں اور اپنے برتن کو گند سے اور ہر اس چیز سے جو پانی کے سوا ہے۔ اور وہ ہمارے لئے مفید نہیں خالی کر لیں تبھی ہم اس برتن کو پانی سے بھر سکتے ہیں۔ اور اُسے پی سکتے ہیں۔ لیکن اگر ہمارے دلوں کے برتن غیر اللہ اور انوار قرآنیہ کے سوا دوسری چیزوں سے پُر ہوں تو اللہ تعالیٰ اور انوار قرآنیہ کے لئے ان میں کوئی جگہ نہیں ہو گی۔

غرض ہم سے (آپ جماعت کہہ لیں۔ مرزا ناصر احمد کہہ لیں یا صدر انجمن احمدیہ کہہ لیں) بہرحال غفلت ہوئی ہے۔ اور

جماعت کا ایک حصّہ سُست ہو گیا ہے

اور باقی ساری جماعت کو اس کا نقصان برداشت کرنا پڑا ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالا کہ مَیں جماعت میں وقف عارضی کی تحریک کروں اور اس سلسلہ میں جیسا کہ مَیں پہلے کہہ چکا ہوں مجھے پانچ ہزار واقف چاہئیں اور واقف بھی ایسے جو طوعاً اپنی مرضی اور خوشی سے سال میں دو ہفتے سے چھ ہفتے تک کا عرصہ دین کی خدمت کے لئے وقف کریں ورنہ اگر ضرورت اور ضرورت کا احساس اسی طرح شدّت اختیار کر گیا تو شاید کوئی وقت ایسا بھی آ جائے جب اس تحریک کو طوعی نہ رکھنا پڑے بلکہ اسے جبری تحریک قرار دے دیا جائے اور ہر احمدی

کا یہ فرض قرار دے دیا جائے۔ کہ وہ جس طرح اپنی آمد کا سولھواں یا دسواں حصہ دین کے لئے دیتا ہے۔ اسی طرح اپنی زندگی کے ہر سال میں سے پندرہ دن یا چھ ہفتے وقف عارضی کے لئے بھی دے۔ تاکہ قرآن کریم کی اشاعت صحیح رنگ میں کی جائے۔ اسی طرح جماعتوں کی تربیت بھی صحیح طور پر کی جا سکے۔

زمانہ بدلتا ہے۔ اسی طرح

حالات بھی بدلتے ھیں

ہماری ایک جماعت کسی زمانہ میں بڑی ہی مخلص تھی۔ اس میں پڑھے لکھے آدمی موجود تھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے صحابہ بھی تھے۔ اور وہ جماعت بڑی مخلص تھی۔ لیکن اس وقت اس کی یہ حالت ہے۔ کہ وہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جو صحابہ تھے۔ وہ فوت ہو گئے۔ پڑھے لکھے لوگ اس گاؤں کو چھوڑ کر باہر ملازمتوں کے سلسلہ میں چلے گئے۔ آج وہاں ایک بھی ایسا پڑھا لکھا آدمی موجود نہیں جو آگے کھڑا ہو کر نماز ہی پڑھا سکے۔ اب ایسی جماعت نے بہر حال کمزور ہونا تھا۔ بڑی عجیب بات یہ ہے۔ کہ نہ تو مربی نے اور نہ امیر ضلع نے مرکز کو کبھی توجہ دلائی۔ کہ اس جماعت کا یہ حال ہے۔ اس کی طرف توجہ کی جائے۔ اگر

وقف عارضی کے نتیجہ میں

ہمیں اس جماعت کی حالت کا علم نہ ہوتا۔ تو پانچ چھ سال اور گذرنے کے بعد ہمارے کاغذوں اور رجسٹروں میں سے بھی اس جماعت کا نام مٹ جاتا۔ اور کسی شخص کو یہ علم نہ ہوتا کہ وہاں کوئی احمدی ہے یا نہیں۔ چندہ لینا اصل چیز نہیں۔ گو جماعت کے افراد کے لحاظ سے مالی قربانی بھی اصل چیزوں میں سے ہے۔ لیکن ہمارے لئے تو اصل چیز یہ ہے۔ کہ دین اور اسلام کی روح ان کے اندر پیدا ہو۔ اور ان کے دلوں میں بڑی شدت سے اس احساس کو جگایا جائے۔ کہ بندہ خدا تعالیٰ کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ اور اس کی پیدائش کی غرض خدا تعالیٰ کے قرب اور اس کی رضا کا حصول ہے۔ اسلئے تم دنیا کے کیڑے نہ بنو بلکہ اپنے رب کی طرف جھکو۔ اور اس سے نور حاصل کرو۔ اس کی رضا کو حاصل کرو۔ اور اس کی بہشت میں داخل ہو جاؤ۔

جس جماعت کا میں نے ذکر کیا ہے

ممکن ہے کچھ عرصہ اور اس کا نام ہمارے رجسٹروں میں رہتا۔ کچھ نہ کچھ چندہ وہاں سے آتا رہتا۔ اور ہم سمجھتے کہ وہاں جماعت قائم ہے۔ لیکن اگر وہ چندہ دینا بند کر دیتے تو کسی کو پتہ ہی نہیں تھا کہ ایک جماعت مٹ رہی ہے گو ابھی وہ جماعت مری نہیں۔ کیونکہ وقف عارضی کے نتیجہ میں اس کی بیہوشی اور غفلت دور ہو گئی ہے اور اس میں زندگی کے آثار نمودار ہو گئے ہیں۔ اور انشاء اللہ توقع ہے۔ کہ نہ اس جماعت میں زندگی کے آثار ہی نمودار ہوں گے۔ بلکہ اس کی ترقی کی صورت بھی نکل آئے گی۔ جو واقف وہاں گئے ہیں وہ کہتے ہیں۔ کہ اگر وہاں کوئی مربی رکھا جائے۔ یا واقفین عارضی کے مختلف گروہ وہاں آتے رہیں۔ تو وہاں اصلاح و ارشاد کا میدان بھی کھلا ہے گویا واقفین عارضی کے جانے سے پہلے اس جماعت کے مرنے کا خطرہ پیدا ہو گیا تھا۔ اور اب ان کے جانے کے بعد نہ صرف اس کی زندگی بلکہ اس کی ترقی کے سامان بھی نظر آنے لگ گئے ہیں۔

پس جماعت یا تو مجھے

ایک ھزار (۱۰۰۰) مربی دے

(یعنی ایک ہزار بچے آج مجھے دیدے۔ جنہیں تربیت دے کر مربی بنایا جائے)۔ اور یا ضرورت کے مطابق واقفین عارضی مہیا کرے۔ اگر آپ مجھے آج ایک ہزار بچے دے دیں گے تو میں اپنے رب سے امید رکھتا ہوں۔ بلکہ مجھے یقین ہے کہ خدا تعالیٰ ان ایک ھزار بچوں کی تربیت اور تعلیم کا سامان بھی مجھے دے دیگا۔ لیکن ان کی تیاری پر بھی وقت لگے گا۔ یعنی جب تک وہ نو سالہ کورس پورا نہ کریں۔ یا اگر وہ میٹرک پاس ہوں تو گیارہ سال اور اگر چھوٹے ہیں تو تیرہ سال کا عرصہ ان کی تربیت کا گذر نہ جائے۔ اس وقت تک عارضی واقفین کی ضرورت رہے گی۔ کیونکہ یہ تو ہو نہیں سکتا کہ ہم اس قسم کی کمزور جماعتوں سے جس کا میں ذکر کر چکا ہوں۔ غفلت برتیں۔ اور میرے لئے یہ ناممکن ہے۔ کہ میں چپ ہو کر بیٹھ جاؤں اور ڈرتے ڈرتے اپنی زندگی کے دن گذار دوں کہ کہیں مجھ پر خدا تعالیٰ کا غضب نازل نہ ہو۔ اس لئے کہ میں اس قسم کی جماعتوں کو جگانے کا انتظام نہیں کر رہا۔ اگر آپ مجھے واقفین نہیں دیں گے یا خود وقف کے لئے آگے نہیں آئیں گے تو اللہ تعالےٰ کوئی اور سامان پیدا کر دے گا۔ لیکن آپ اللہ تعالےٰ کے فضلوں سے کیوں محروم ہو رہے ہیں۔

پس میں آج پھر جماعت کو بڑے زور کے ساتھ اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ مجھے

کم از کم پانچ ہزار واقفین کی ضرورت

ہے جو ہر سال دو ہفتہ سے چھ ہفتہ تک کا عرصہ دین کی خدمت کے لئے وقف کریں۔ اور جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ کہ جو واقفین عارضی وقف کی تحریک کے ماتحت باہر گئے ہیں۔ ان میں ہر عمر اور علمی معیار کے لوگ شامل تھے۔ اور ان میں سے زیادہ تر کا تاثر یہ ہے۔ کہ بڑی کثرت کے ساتھ انہوں نے استغفار اور لاحول پڑھا۔ یعنی ان کے دل کے اندر یہ احساس اُجاگر ہوا کہ ہم نے غفلت میں دن گذارے ہیں۔ ہم سے بہت سی کوتاہیاں ہوئی ہیں۔ اسلئے ہمیں استغفار کرنا چاہیئے۔ تا اللہ تعالےٰ ہماری غفلتوں اور کوتاہیوں کو معاف کر کے ہمیں اپنی مغفرت کی چادر میں ڈھانپ لے۔ دوسرے یہ جو ذمہ داری کا کام ہمارے سپرد کیا گیا ہے۔ اسکو نباہنے کے ہم قابل نہیں۔ اس طرف ہم نے کبھی توجہ نہیں کی تھی نہ ہم نے جماعت کا لٹریچر پڑھا تھا اور نہ ہم نے دعائیں کی تھیں۔ اس لئے ہم سے یہ کام اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک کہ

اللہ تعالےٰ کی مدد اور نصرت

ہمیں حاصل نہ ہو۔ جب تک اللہ تعالےٰ سے ہمیں قوت نہ ملے۔ اسلئے انہیں استغفار اور لاحول پڑھنا پڑا (اور لاحول یہی ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ سے مغفرت کے بعد) قوت حاصل کرتا ہے۔ وہ استغفار کرتا ہے اور کہتا ہے۔ اے اللہ مجھ سے جو گناہ ہو چکے ہیں۔ تو مجھے معاف کر اور مجھے اپنی مغفرت کی چادر سے ڈھانپ لے۔ اور آئندہ بھی گناہ سے بچا۔ اور پھر کہتا ہے اب مجھے کچھ کرنے کی توفیق بھی دے۔ جب گناہ معاف ہو جائیں۔ تو اگلا قدم انسان کا یہی ہوتا ہے۔ کہ وہ اللہ تعالےٰ سے دعا کرے۔ کہ وہ اس کی ترقی کے سامان پیدا کرے وہ دعا کرے کہ اے اللہ ہم بدعمل تھے تو نے ہماری بداعمالیوں پر اپنی مغفرت کی

چادر ڈال دی۔ ہم لاشئ محض ہیں۔ ہم میں کوئی قوت نہیں تو ہمیں قوت عطا کر کہ ہم تیری راہوں پر دوڑنے لگ جائیں اور تجھ سے قریب سے قریب تر ہوتے چلے جائیں۔ غرض ہر واقف کو اپنے وقف کے عرصہ میں

یہ احساس بڑی شدّت کے ساتھ ہوا

کہ اُسے استغفار کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اس نے اپنی زندگی کے دن بڑی غفلت میں گزارے ہیں۔ اور پھر اُسے خدا تعالیٰ سے طاقت بھی مانگنی چاہیئے۔ کہ اس کی دی ہوئی طاقت کے بغیر ہم اس قسم کے دینی کام نہیں کر سکتے اور جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے بہت سے فضلوں کا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا بعض جگہیں ایسی بھی ہیں کہ جب وہاں واقفین عارضی پہنچے تو اللہ تعالیٰ نے ایسے سامان پیدا کر دئے کہ بعض غیر از جماعت دوستوں کو خوابوں میں بڑے زور کے ساتھ تلقین کی گئی۔ اور انہیں متوجہ کیا گیا کہ جماعت احمدیہ ایک سچی جماعت ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے دعوے میں سچے اور حق پر ہیں۔ تم اس جماعت میں شامل ہو جاؤ۔ چنانچہ ان خوابوں کے ذریعہ بعض بیعتیں بھی ہوئی ہیں۔ بہرحال

جب آپ قرآن کریم پڑھائیں گے

تو بہت سارے غیر از جماعت بچے بھی قرآن کریم پڑھنے کے لئے آجائیں گے اسی طرح بہت سی غلط باتیں جو ہماری جماعت کے متعلق مشہور ہو گئی ہیں خود بخود ان کے دلوں سے دُور ہو جائیں گی۔ کیونکہ آپ کا عمل ایک زبردست دلیل ہوگا۔ وہ لوگ سمجھیں گے۔ کہ کہا تو یہ جاتا تھا کہ یہ لوگ قرآن کریم پر ایمان نہیں لاتے اور عملاً ہم دیکھ رہے ہیں کہ صرف یہی لوگ ہیں جو قرآن کریم پڑھانے اور سکھانے کے لئے اپنے خرچ پر دور دراز سے آتے ہیں۔ اور پھر یہ کام بھی بڑے شوق سے کر رہے ہیں بیہودگی نہیں کاٹ رہے۔ بلکہ چوبیس گھنٹے کام کر رہے ہیں۔ غرض

وقف عارضی کی سکیم

کے بہت سے فوائد ہیں جن کی تفصیل میں میں اس وقت نہیں جا سکتا۔ ہاں میں پھر تاکید سے ضرور کہنا چاہتا ہوں۔ کہ مجھے سال کے دوران کم از کم پانچ ہزار واقفین کی ضرورت ہے۔ اگر دس ہزار واقفین مل جائیں تو اور بھی اچھا ہے۔ تا ہم جماعت کو قرآن کریم پڑھا سکیں۔ اس کی ایسی تربیت کر سکیں کہ وہ قرآن کریم پر عمل کرنے والی ہو۔ اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے ان فضلوں کو حاصل کرنے والی ہو۔ جو قرآن کریم پڑھنے قرآن کریم سیکھنے اور اس پر عمل کرنے کے نتیجہ میں آج ہم پر نازل ہو رہے ہیں اور جو جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض ہے۔ اور تا ہم تمام دنیا میں

اشاعت قرآن اور غلبہ اسلام

کے فریضہ کو جو ہم پر عائد کیا گیا ہے۔ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں کامیاب طور پر پورا کرنے والے ہوں۔ اور اپنی ذمہ داریوں کو کما حقہ ادا کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل کے ساتھ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

رمضان المبارک یا ماہ نزول القرآن

بہت جلد اللہ تعالیٰ کی خاص الخاص رحمتوں کا مبارک مہینہ نازل ہونے والا ہے خوش قسمت ہیں وہ لوگ جنہیں پھر یہ مبارک دن دیکھنے نصیب ہو رہے ہیں اس مہلت کو غنیمت سمجھنا چاہیئے۔ اور جو نیکی ہو سکے اس کے کرنے میں تساہل نہ کرنا چاہیئے اس مبارک مہینہ میں جہاں تک ہو سکے زیادہ سے زیادہ کلام پاک کی تلاوت کرنا چاہیئے اسکے معنی سمجھنے چاہئیں۔ اور ان پر عمل کرنا چاہیئے۔

تاج کمپنی لمیٹڈ ہر سال ماہ رمضان المبارک کی خوشی میں اپنے ہاں کے طبع کردہ قرآنوں کے ہدیوں میں خاص رعایت دیتی ہے چنانچہ اس سال بہ نسبت گذشتہ سالوں کے اس رعایت میں اضافہ کر دیا ہے یہ رعایت یکم نومبر ۶۶ء سے شروع ہو کر ۳۱۔جنوری ۶۷ء تک جاری رہیگی رمضان المبارک سے دو ماہ قبل رعایت اسلئے شروع کر دی ہے کہ آپ اطمینان سے اپنی پسند کے قرآن پاک ہدیہ کر لیں ہم نے تیس مختلف اقسام کے قرآنوں کے نمونوں کے ایک ایک ورق کا مجموعہ تیار کر دیا ہے۔ آپ نمونوں کا یہ مجموعہ ایک کارڈ بھیج کر مفت منگوالیں اس سے آپ کو اپنے لئے قرآن پاک کا انتخاب کرنا بڑا آسان ہو گا۔

تاج کمپنی لمیٹڈ، پوسٹ بکس ۵۳۰ کراچی

عمارتی لکڑی!

ہمارے ہاں عمارتی لکڑی دیار، کیل، پڑتل، چیل کافی تعداد میں موجود ہے۔ ضرورت منداحباب ہمیں خدمت کا موقع دیکر مشکور فرمائیں

گلوب ٹمبر کارپوریشن ۲۵ نیو ٹمبر مارکیٹ لاہور فون نمبر ۶۲۶۱۸

درخواست دعا:- میرا بچہ عزیز مقصود احمد واقف زندگی کا اب ڈسکہ ہسپتال میں رسولی کا اپریشن کرایا گیا ہے جو کامیاب رہا ہے۔ بچہ کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے (شیخ معراج الدین گوجرانوالہ)

حب اٹھرا (رجسٹرڈ) مکمل کورس پونے چودہ روپے ۷۵-۱۳ زنانہ اولاد گولیاں مکمل کورس نو روپے ۹/- حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ
مقامی دوست گولبازار ربوہ سے خرید سکتے ہیں

تریاق اٹھرا اٹھرا کے علاج کے لئے کورس ۱۵/- روپے نورِ نظر اولاد نرینہ کیلئے ۲۵/- روپے خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

رشید اینڈ برادرز سیالکوٹ
کے
نئے ماڈل کے چولہے!
بلحاظ اپنی خوبصورتی مضبوطی تیل کی بچت اور افراط حرارت دنیا بھر میں
بے مثال ہیں۔ اپنے شہر کے ہر بڑے ڈیلر سے طلب فرمائیں۔

ہر قسم کا اسلامی لٹریچر
اپنے قومی سرمایہ سے جاری شدہ
الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ گولبازار ربوہ
سے
حاصل کریں
(مینجر)

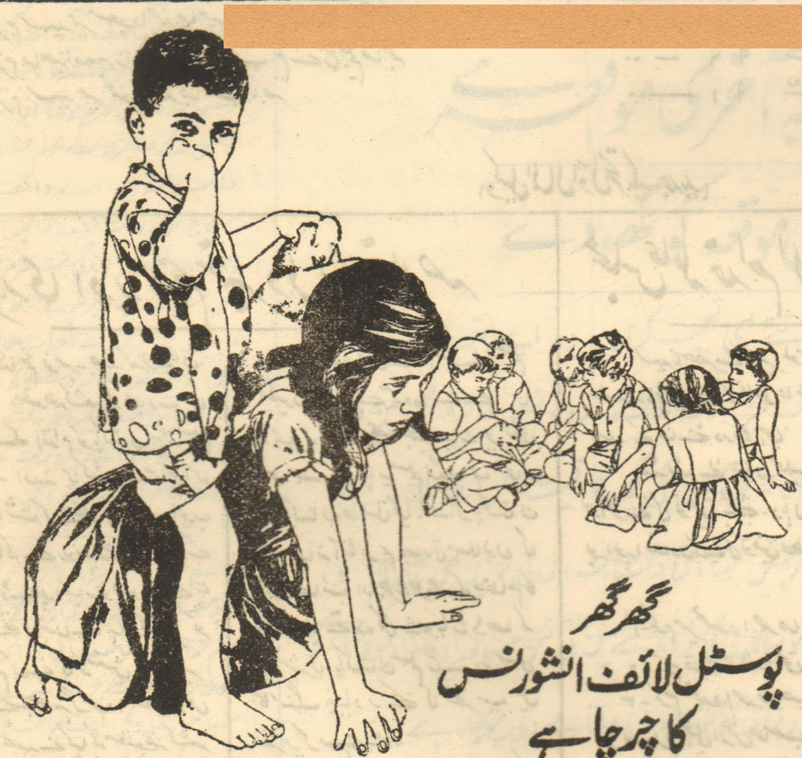

گھر گھر
پوسٹل لائف انشورنس
کا چرچا ہے

ہر روز زیادہ سے زیادہ لوگ پوسٹل لائف انشورنس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ پوسٹل لائف انشورنس نے پاکستان میں سب سے زیادہ بیمہ پالیسیاں جاری کی ہیں۔ ان کی تعداد تقریباً ایک لاکھ پچاس ہزار ہو چکی ہے۔
اس لئے کہ پوسٹل لائف انشورنس کی پریمیم کی شرح سب سے کم اور منافع زیادہ ہے۔ پریمیم کی شرح میں بغیر کسی اضافہ کے ماہانہ قسطوں کی سہولت میسر ہے۔ اور تمام ادائیگیاں بلا تاخیر کی جاتی ہیں۔

بیمہ کی رقم پر شرح بونس

عام شہریوں کے لئے :- ۱۸ روپے فی ہزار
فوجیوں کے لئے :- ۱۵ روپے فی ہزار

پوسٹل لائف انشورنس

— ملک میں زندگی کے بیمہ کا سب سے بڑا ادارہ!

D.F.P NATIONAL 857 D

لاہور — تاریخ احمدیت
محترم شیخ عبدالقادر صاحب مربی لاہور کی تازہ تصنیف جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضور کے خلفاء کرام کی لاہور میں آمد و رفت ۱۶۵ صحابہ کرام کے حالات و روایات جماعت احمدیہ لاہور۔ لجنہ اماء اللہ اور خدام الاحمدیہ کی تحریکات پر مفصل روشنی ڈالی گئی ہے ۳۸ صفحات پر مشتمل صحابہ کرام کے اور تاریخی فوٹو بھی شامل کتاب کئے گئے ہیں ساڑھے چھ سو صفحات کی ضخیم اور قیمتی کتاب کی قیمت صرف ۱۰ روپے ربوہ کے ہر تاجر کتب اور مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ لاہور سے مل سکتی ہے۔
المشتہر شیخ عبدالشکور مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ لاہور

ضرورت نہیں!
مومن کلاتھ ہاؤس فضل عمر مارکیٹ گولبازار ربوہ سے اونی۔ سوتی۔ ریشمی کپڑا اور سارجیاں شنیل کے جلتے خانہ اور بہترین پردہ کلاتھ خرید فرماویں۔ لائل پور جانے کی ضرورت نہیں کیونکہ ہماری دکان سے اسی ریٹ پر آپ کو ہر قسم کا کپڑا دستیاب ہو سکتا ہے۔
دیانتداری ہمارا نصب العین ہے
پروپرائیٹر سید محمد افضل خواجہ عبدالمومن گولبازار۔ ربوہ

حکیموں کے لئے انٹرویو
ہمارے تیار کردہ یونانی ٹیسٹ پیپر قیمت ۳/- منگوائیے
ایچ پی فارمیسی۔ دھوریہ۔ کھاریاں۔ گجرات

ایک خط!
لکھ کر کتب سلسلہ اردو اور انگریزی طلب فرمائیں
اورینٹل اینڈ ریلیجس کارپوریشن لمیٹڈ۔ ربوہ

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں (مینجر الفضل)

ہمدرد نسواں (ٹھوکی گولیاں) دواخانہ خدمتِ خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس بیس روپے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی خدمت میں

مسابقت کی روح کے ساتھ پیش کئے جانے والے وعدے

تحریک جدید کے سال نو کا اعلان سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ۲۸؍ اکتوبر ۱۹۶۶ء کو بذریعہ خطبہ جمعہ کیا جا چکا ہے۔ اس ضمن میں مسابقت کی روح کے کئی ایمان افروز منظر ہمارے سامنے آئے جن میں سے انفرادی وعدوں کا منظر بھی قابل رشک ہے۔ اس کی ایک قسط درج ذیل کی جاتی ہے۔

۱۔ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ حرم حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ خود	۲۲۰ روپے
منجانب حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۰۱ روپے
۲۔ حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ	۱۷۰ روپے
۳۔ حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ	۲۶۰ روپے
۴۔ صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب مع اہل و عیال	۲۹۱ روپے
۵۔ محترم سید میر داؤد احمد صاحب مع اہل و عیال پرنسپل جامعہ احمدیہ	۱۹۲ روپے
۶۔ محترم مرزا غلام احمد صاحب ایم اے مع لواحقین	۹۵ روپے
۷۔ محترم سید میر مسعود احمد صاحب ایم اے مع لواحقین	۸۵ روپے
۸۔ محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب ایم اے مع بیگم صاحبہ	۹۶ روپے
۹۔ محترم سید میر محمود احمد صاحب ناصر	۹۱ روپے

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

گورنر محمد موسیٰ کا سرگودہا میں پرجوش استقبال

سرگودہا یکم نومبر۔ گورنر مغربی پاکستان مسٹر محمد موسیٰ سرگودہا کے تین روزہ دورہ پر کل شام سرگودہا پہنچ گئے ہوائی اڈہ پر کمشنر سرگودہا ڈویژن شیخ محمد حسین ڈپٹی کمشنر ڈاکٹر ارشد ملک ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس شیخ محمد اکرم قومی و صوبائی اسمبلیوں کے ارکان اور دوسرے اعلیٰ سرکاری حکام گورنر کے استقبال کے لئے موجود تھے۔

• واہ چھاؤنی۔ میجر جنرل امراؤ خان نے کل پاکستان آرڈیننس فیکٹریز بورڈ کے قائمقام ڈائریکٹر اور چیئرمین کے عہدے کا چارج دے دیا ہے اور اس عہدے پر ساڑھے چھ سال تک متعین رہے ان کی جگہ یہ عہدہ میجر جنرل فضل مقیم خان سابق جنرل آفیسر کمانڈنگ مشرقی پاکستان نے سنبھالا ہے۔

• نئی دہلی۔ یکم نومبر۔ کل نصف شب کے بعد پنجابی صوبہ کا قیام عمل میں آگیا۔

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

ڈھاکہ یکم نومبر۔ صدر محمد ایوب خان نے کہا ہے کہ مقبوضہ کشمیر کو بھارت میں شامل کرنے کے اقدام کو پاکستان ہرگز تسلیم نہیں کرے گا۔ اور نہ ہی کشمیری عوام اس اقدام کو برداشت کر سکتے ہیں۔ صدر ایوب کل سہ پہر ڈھاکہ سے راولپنڈی روانگی کے وقت ہوائی اڈے پر اخبار نویسوں سے بات چیت کر رہے تھے انہوں نے کہا کشمیر کو بھارت میں ضم کرنے کی کوشش ایک غیر قانونی اقدام ہے جسے ہرگز برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ صدر نے کہا کہ مقبوضہ کشمیر کو ضم کرنے کی بھارتی کوشش کے خلاف پاکستان اپنی پوزیشن کی بار بار وضاحت کر چکا ہے۔ اور اس سلسلہ میں اپنی کوشش جاری رکھے گا۔ صدر ایوب شام کو لاہور پہنچ گئے۔ لاہور کے ہوائی اڈے پر اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے صدر نے عوام پر زور دیا کہ وہ ملک کو خوراک کے معاملے میں خود کفیل بننے کے لئے اپنی تمام تر توجہ مبذول کریں۔ انہوں نے کہا کہ اس مقصد کے لئے یونین کونسلیں سب سے موثر کردار ادا کر سکتی ہیں۔

• ڈھاکہ۔ یکم نومبر۔ صدر ایوب نے مسلم لیگی کارکنوں سے کہا ہے کہ وہ اپنی زندگیاں پاکستان کے استحکام اور عوام کی فلاح و بہبود کے لئے وقف کر دیں۔ انہوں نے کہا کہ قومی تعمیر کے معاملہ میں مسلم لیگ پر بہت بڑی ذمہ داری عاید ہوتی ہے اس لئے مسلم لیگیوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے لئے کسی فائدہ کی امید رکھے بغیر میدان میں نکل آئیں صدر نے کہا یہ مسلم لیگ ہی تھی جس نے پاکستان حاصل کیا۔ اور اگر پاکستان وجود میں نہ آتا تو ہم بھارتی مسلمانوں کی طرح مصائب اور طرح طرح کے مظالم کا شکار ہوتے وہ کل شاہ باغ ڈھاکہ میں مشرقی پاکستان مسلم لیگ ہاؤس کا سنگ بنیاد رکھنے کی تقریب میں تقریر کر رہے تھے۔

• لاہور یکم نومبر۔ صوبائی وزیر خوراک و زراعت ملک خدا بخش نے بتایا ہے کہ حکومت اس سال برآمد کے لئے ایک لاکھ چالیس ہزار ٹن چاول خریدے گی۔ اس مقصد کے لئے باسمتی چاول کی قیمت خرید ۲۸ روپے من مقرر کی گئی ہے۔ وزیر غذا نے بتایا کہ شہروں میں فروخت کے لئے تیس ہزار ٹن باسمتی چاول الگ خریدا جائے گا۔

• مدراس یکم نومبر۔ بھارت کے جنوبی علاقوں میں طلباء کے مظاہرے اور ہنگامے بدستور جاری ہیں۔ آندھرا میں طلباء کے ہنگاموں اور مظاہروں سے فضائی اور ریل کے تمام مواصلات منقطع ہو گئے ہیں جنوبی ہند کے ریلوے حکام نے مدراس سے اعلان کیا ہے کہ کلکتہ اور ۴

مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ برائے سال ۶۷-۱۹۶۶ء

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے مندرجہ ذیل برادران کو مجلس عاملہ مرکزیہ میں شامل کیا گیا ہے۔ ان کے شعبہ جات ان کے اسماء کے سامنے درج ہیں۔

اللہ تعالیٰ جہاں مجلس عاملہ کو اپنے اوپر عائد ہونے والے تمام حقوق و فرائض ادا کرنے کی توفیق بخشے۔ وہاں جملہ خدام بھائیوں کو بھی مجلس کے تمام عہدیداروں سے مخلصانہ پورا پورا تعاون کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

(مرزا طاہر احمد صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

۱۔ مکرم میر محمود احمد صاحب ناصر	نائب صدر
۲۔ مکرم قریشی نور الحق صاحب تنویر	معتمد
۳۔ مکرم محمد احمد صاحب بی ٹی	مہتمم اصلاح و ارشاد
۴۔ مکرم جمیل الرحمن صاحب رفیق	مہتمم تعلیم
۵۔ مکرم پروفیسر حمید اللہ صاحب	مہتمم عمومی و تجنید
۶۔ مکرم پروفیسر رفیق احمد صاحب ثاقب	مہتمم اطفال
۷۔ مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب	مہتمم مجالس بیرون
۸۔ مکرم سمیع اللہ صاحب سیال	مہتمم مال
۹۔ مکرم محمد شفیق صاحب قیصر	مہتمم اشاعت
۱۰۔ مکرم پروفیسر محمد اسلم صاحب صابر	مہتمم وقار عمل
۱۱۔ مکرم عبد الرزاق صاحب	مہتمم صحت جسمانی
۱۲۔ مکرم لئیق احمد صاحب	مہتمم تربیت
۱۳۔ مکرم عبد الشکور صاحب اسلم	مہتمم خدمت خلق
۱۴۔ مکرم پروفیسر قاضی مبارک احمد صاحب انصاری	مہتمم صنعت و تجارت
۱۵۔ مکرم عطاء المجیب صاحب راشد	مہتمم مقامی
۱۶۔ مکرم مبارک مصلح الدین صاحب	مہتمم تحریک جدید
۱۷۔ مکرم پروفیسر عبد الرشید صاحب غنی	مہتمم محاسب

۴ دہلی تک متاثرہ علاقوں کے راستے ریلوں کی آمد و رفت کا سلسلہ معطل کر دیا گیا۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴